# دیس میں جرمانہ، پردیس میں ہرجانہ

تحریر: سہیل احمد لون

برطانوی پولیس کو عدالتی حکم پر ایک عورت کو تقریباً 4 لاکھ پچیس ہزار پاؤنڈز ہرجانے ادا کرنا پڑ رہا ہے۔ برطانیہ کی تاریخ میں اس سے قبل ایسی نوعیت کا واقعہ دیکھنے کو نہیں ملا۔ مادام جیکوی (Jacqui) نے کچھ عرصہ قبل اپنے سابقہ بوائے فرینڈ اور اپنے بچے کے باپ جناب لیم برتھ (Lamberth) پر یہ الزام لگایا کہ وہ برطانیہ کی خفیہ پولیس میں ملازمت کرتا تھا۔ جیکوی ایک سیاسی سرگرم رکن تھی جس کی جاسوسی کرنے کا ٹاسک لیم برتھ کو سونپا گیا تھا۔ لیم برتھ نے معلومات حاصل کرنے کے لیے جیکوی سے دوستی کر کے اس کے جسم کو ہی نہیں استعمال نہیں کیا بلکہ اس کے جذبات سے بھی کھیلا گیا۔ جیکوی 1984ء میں 22 برس کی دوشیزہ تھی جب اس کی ملاقات مشرقی لندن میں ایک خوبرو نوجوان باب رابنسن (Bob Robinson) سے ہوئی۔ پہلی نظر میں محبت ہو گئی اور چند دنوں بعد باقاعدہ اکھٹے رہنا شروع ہو گئے جس کے تقریباً ایک برس بعد ایک بیٹا بھی پیدا ہو گیا۔ بیٹے کی پیدائش کے وقت باب رابنسن اپنی گرل فرینڈ جیکوی کے ساتھ کھڑا تھا، جیکوی اس وقت اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھ رہی تھی۔ مگر کچھ عرصہ بعد ان میں علیحدگی ہو گئی۔ جیکوی کو تقریباً دس برس بعد اس بات کا علم ہوا کہ اس باب رابنسن پہلے سے شادی شدہ تھا۔ جس سے اس کے جذبات کو بہت ٹھیس پہنچی مگر وقت کا مرہم اس کے زخموں کو مندمل کرتا رہا۔ اس کا بیٹا بھی جوان ہو چکا تھا وہ زندگی کے سفر میں آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ جون 2012ء میں مقامی اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے اس پر حیرانگی کی بجلی گری جب اس نے یہ خبر پڑھی کی اس کا سابق بوائے فرینڈ اور اس کے بیٹے کا باپ ایک جاسوس (Under cover) تھا۔ اس کا اصل نام باب رابنسن کی بجائے لیم برتھ (Lamberth) تھا۔ لیم برتھ کو اس کے کسی سابقہ خفیہ پولیس والے نے اس وقت پہچان لیا جب وہ ان کی سیاسی جماعت کے کچھ سرگرم ارکان کی جاسوسی کرنے کے مشن پر آیا ہوا تھا۔ لیم برتھ نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ وہ خفیہ پولیس کا آفیسر ہے۔ جیکوی نے لیم برتھ عرف باب رابنسن پر کیس کر دیا کہ اس نے اسکارٹ لینڈ یارڈ کے مشن کو پورا کرنے کے لیے اس سے دوستی کا ڈرامہ کیا، معلومات حاصل کرنے کے لیے اس نے اس کے جسم اور جذبات سے کھیلا۔ جیکوی یہ بات سوچ کر شدید ذہنی دباؤ کا شکار ہو گئی کہ جسے وہ اپنا بوائے فرینڈ سمجھتی تھی اور وہ حقیقت میں اس کی جاسوسی کرنے پر معمور تھا۔ جب وہ یہ سوچتی کہ زچگی کے دوران ایک جاسوس اس کے ساتھ کھڑا تھا اس سے جیکوی کی حالت اور بھی غیر ہو جاتی۔ وہ دماغی اور نفسیاتی ڈاکٹرز کے زیر علاج بھی رہی۔ برطانوی پولیس نے جیکوی سے معذرت بھی کی ہے اور اس یہ بھی کہا کہ خفیہ پولیس میں کام کرنے والے آفیسرز اپنی شناخت ظاہر نہیں کرتے مگر ان کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاتی کہ وہ معلومات کے حصول کے لیے کسی سے جسمانی تعلقات استوار کر لیں۔ جیکوی کا کہنا ہے کہ اسے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ ریاست نے ریپ کیا ہے۔ جیکوی کے کیس کرنے کے بعد ایسے مزید 10 کیسز سامنے آ گئے جن میں مختلف عورتوں نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ ان کے بھی سابقہ بوائے فرینڈز نہ صرف خفیہ پولیس کے ایجنٹ تھے بلکہ انہوں نے بھی ان کی جاسوسی کرنے اور معلومات لینے کی خاطر ان کے ساتھ جنسی روابط بھی بنائے۔ جیکوی کے عدالتی فیصلے کے بعد ان عورتوں کے

کیسز کو ایک ریفرنس مل جائے گا جس سے ان کو بھی ہرجانے کی رقم کے ساتھ پولیس سے معافی نامہ بھی مل سکتا ہے۔جیکوی کی حیثیت ایک عام برطانوی شہری کی ہے مگر اس کے حقوق اتنے ہی ہیں جتنے ایک اسکارٹ لینڈیارڈ کے سینئر آفیسر کے، جہاں حقیقی جمہوریت ہو، جہاں انصاف بلاامتیاز ہو، وہاں اسکارٹ لینڈ یارڈ کا سینئر پولیس آفیسر بھی اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے کسی عام شہری کے حقوق کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرسکتا۔اگر کوئی اس کا مرتکب پایا جاتا ہے تو قانون نافذ کرنے والے ادارے انصاف کرتے دکھائی دیتے ہیں۔لیم برتھ کے ساتھ ریاست کا ایک طاقتور ادارہ تھا مگر اس کے باوجود عدالتی کارروائی میں ادارے نے مداخلت کرنے کی بجائے اپنے اہل کار کی وجہ سے ایک شہری کو پہنچنے والی ذہنی اذیت پر معافی مانگی۔اس فعل سے ادارے میں کام کرنے والے تمام اہل کاروں کو ایک پیغام دیا گیا کہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے ادارے کی بدنامی ہو۔سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ریاستی دہشت گردی ہوئی چودہ معصوم جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نوے شدید زخمی ہوئے ،اسلام آباد میں بھی پولیس گردی عروج پر نظر آئی۔اگر جی۔ایچ۔کیو سے ہاتھ ہولا رکھنے کی کمانڈ نہ آئی ہوتی تو اسلام آباد میں معصوم شہریوں کی ہلاکتوں کا سکور ماڈل ٹاؤن سے بھی زیادہ ہوسکتا تھا۔معصوم بچی سنبل کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ جس کی سی سی ٹی وی فوٹیج بھی تمام ٹی وی چینلز نے جاری کیے، کچھ نے تو بچی کے والدین سے بھی انٹرویو کر کے نشر کرنے میں شرم محسوس نہ کی۔کیا سنبل بھی جیکوی کی طرح انصاف لے سکے گی؟جیکوی سے تو برطانوی پولیس نے معافی مانگی اور عدالتی حکم سے برطانوی پولیس جیکوی کو ہرجانے کی رقم ادا کرنا ہوگی۔بقول جیکوی اس کے ساتھ لیم برتھ نے نہیں بلکہ ریاست نے ریپ کیا ہے، ماڈل ٹاؤن میں کھیلے جانے والی خون کی ہولی کس کے کھاتے میں جائے گی؟ کیا طاہر القادری اسلام آباد دھرنا ختم کرنے کے بعد بھی قاتلوں کو کیفرکردار تک پہنچانے کے لیے پرعزم رہیں گے؟جیکوی کو ذہنی اذیت پہنچانے کی وجہ سے پولیس کو ہرجانہ ادا کرپڑا، ہمارے ہاں تو غریب عوام ہرپل ذہنی کرب اور جسمانی اذیت سے گزر رہی ہے ان کو ہرجانے کی بجائے جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔مگر ابھی تک وہ اس مسیحا کا انتظار کررہے ہیں جو انہیں اس کرب سے آزاد کرائے گا حالانکہ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتا جب تک عوام اپنے حقوق لینے کے لیے خود نہ کھڑی ہو۔اب عوام عمران خان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتی ہے لیکن اُس کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ اُس کے اردگرد چہروں کو دیکھ کر عوام سوچ میں ضرور پڑ جاتے ہیں کہ عمران خان کے نئے پاکستان میں بھی اگر شاہ محمود قریشی' جہانگیر ترین' قصوری' پرویز خٹک اور سیف اللہ نیازی نے ہی حکمرانی کرنی ہے تو پھر پرانے سیاستدانوں میں جو اقتدار میں موجود ہیں اُن میں کیا برائی ہے۔آج پاکستان میں ہر شخص اپنا اپنا علم اور عوام سے وعدوں کی صلیب اٹھائے مصلوب ہونے کی قسمیں کھا رہا ہے لیکن جس سٹیٹس کو کے خاتمے کی بات کی جارہی ہے اُسی سٹیس کو کے سب سے بڑے سٹیک ہولڈر تو انہیں جماعتوں میں موجود ہیں۔

سٹیٹس کو کو قائم رکھنے کیلئے سب سے پہلا ہتھیار پولیس ہے اور پنجاب کی پولیس تو دنیا بھر میں مشہور ہے جو ہاتھی سے یہ اقرار کرواسکتی ہے کہ وہ نیلا ہرن ہے۔مجھے مجبورا برطانیہ کی مثالیں دینا پڑتی ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ برطانیہ نے یہ سفر سینکڑوں سالوں میں طے کیا ہے اور پاکستان کو جو مسائل درپیش ہیں اُن کا حل تو دور کی بات ابھی تک پاکستان کے حکمرانوں کے ذہن میں وہ مسائل ہی نہیں آئے۔ورنہ گزشتہ دنوں پنجاب اسمبلی میں پیش ہونے والے مراعاتی بل پر کم از کم تحریک انصاف کے مستعفی ایم۔پی۔ایز کو دستخط کر کے اپنے قائد اور تنظیم سے

بغاوت نہیں کرنی چاہیئے تھی۔اس مراعاتی بل پر دستخط سے زیادہ سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ابھی تک چیئر مین تحریک انصاف عمران خان نے اِن کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔۔۔حالانکہ عمران خان نے ''گوخٹک گو'' کا نعرہ لگانے والوں کا سخت احتساب کیا ہے جس سے یہ تاثر ابھر کر سامنے آرہا ہے کہ عوام اور تحریک انصاف کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کو عمران خان نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے لیکن اگر کوئی عمران خان کے  ایچسن کالج کے ساتھیوں کے خلاف نعرہ لگائے گا تو اُس کیلئے تحریک انصاف میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔اگر عمران نے بھی ایسا ہی کرنا ہے تو پھر پنجاب اور پاکستان پولیس بھی جو کچھ کر رہی ہے وہ ٹھیک ہی ہے۔سو ابھی حالات بہتر ہونے کی کوئی توقع نہیں البتہ نواز شریف کے جانے سے نظام نہیں جائے گا جس طرح امریکی صدر کے جانے سے امریکی پالیسی کو کوئی نہیں بدلتا اور جہاں تک جاسوسی کی بات ہے تو برطانیہ میں سکارٹ لینڈیارڈ کا کوئی افسر جاسوسی کرے تو وہ معافی بھی مانگتی ہے اور ہرجانہ بھی ادا کرتی ہے لیکن پاکستان میں جاسوس سیاسی جماعتوں کے صدر بنتے ہیں اور پھر طے شدہ معاوضہ لے کر پرواز کر جاتے ہیں اور چیئر مین دیکھتا رہ جاتا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔سرے

sohailloun@gmail.com

24-10-2014.